از عدالتِ عظمیٰ

سووالال آنندی لال جین

بنام
کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار، رانچی

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1997

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس، سجا تاوی منوہر اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعہ 40(b) وضاحت 2 (1984 میں شامل کی گئی)۔

انکم ٹیکس-کٹوتیاں- تخمینہ کاری سال 77-1976- مشخص الیہ- فرم ان کے متعلقہ ہندو غیر منقسم خاندانوں کے کرتوں کی حیثیت سے شراکت داروں پر مشتمل ہے۔ ایسے شراکت داروں نے اپنے ذاتی فنڈوں کی سرمایہ کاری مشخص الیہ- فرم میں کی۔ قرار پایا کہ: 1.4.1978 سے پہلے بھی ان کی انفرادی صلاحیت میں ان کے ذریعے کیے گئے ذخائر پر فرم کی طرف سے ایسے شراکت داروں کو ادا کیا گیا سود، وضاحت 2 سے لے کر دفعہ 40(b) کی وجہ سے قابل اجازت کٹوتی تھی۔

مشخص الیہ کی فرم اپنے متعلقہ ہندو غیر منقسم خاندانوں کے کرتوں کی حیثیت سے شراکت داروں پر مشتمل تھی۔ مذکورہ شراکت داروں کے پاس اپنی انفرادی صلاحیت میں مشخص الیہ فرم کو پیشگی رقم تھی۔ مشخص الیہ فرم نے ان کی متعلقہ انفرادی صلاحیت میں کیے گئے سود پر انہیں سود ادا کیا۔ تخمینہ کاری کے سال 77-1976 کے لیے مشخص الیہ فرم نے دعویٰ کیا کہ ایسے شراکت داروں کو ادا کیا گیا سود انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 40(b) کی وضاحت 2 کی بنیاد پر قابل اجازت کٹوتی ہے۔ انکم ٹیکس افسر (ITO) نے اس دعوے کی اجازت نہیں دی۔ انکم ٹیکس ایپلی ٹریبونل ٹریبونل نے ITO کے نقطہ نظر کی تصدیق کی۔ ایکٹ کی دفعہ 40(b) کے اطلاق پر عدالتِ عالیہان کے درمیان خیالات کے اختلاف کے پیش نظر، اس معاملے کو ایکٹ کی دفعہ 257 کے تحت اس عدالت کو بھیجا گیا ہے۔

مشخص الیہ کے حق میں حوالہ کا جواب دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 40 (b) کسی فرم اور اس کے شراکت داروں کے درمیان تعلقات کی بنیادی نوعیت پر مبنی ہے اور اسے تسلیم کرتی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 40 (b) کی وضاحت 2 محض اعلانیہ نوعیت کی ہے۔ اس کے مطابق، 1.4.1985 سے پہلے کی مدت کے لیے بھی، کسی ایسے شراکتدار کو ادا کیا جانے والا کوئی بھی سود، جو اپنے ہندو غیر منقسم کنبہ کی نمائندگی کرنے والا شراکتدار ہے، اپنے ذاتی / انفرادی فنڈوں کے ذخیرے پر، ایکٹ کی دفعہ 40 (b) کی شرائط کے دائرے میں نہیں آتا ہے۔

برج موہن داس لکشمین داس بنام سی آئی ٹی، جے ٹی (1997) 1 ایس سی 155، پر انحصار کیا۔
گجانند پونم چند و برادران بنام سی آئی ٹی، (1984) 174 آئی ٹی آر 346 (راج)، منظور شدہ۔
سی آئی ٹی بنام چدمبرم پلسی، (1977) 106 آئی ٹی آر 292، حوالہ دیا گیا۔
مکھن لال ہمنارائن بنام سی آئی ٹی، ٹیکس کیس نمبر 83-84، سال 1971 (پٹنہ)، مسٹر دکر دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: ٹیکس ریفرنس کیس نمبر 1، سال 1993۔

آئی ٹی اے نمبر 871 (پٹنہ)، سال 1980 میں انکم ٹیکس اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، پٹنہ کے مورخہ 22.9.81 کے حکم سے۔
اے سباراؤ اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے اے رگھویر، مس لکشمی آئینگر اور بی کے پرساد۔

عدالت کا فیصلہ کے وینکٹا سوامی، جسٹس نے سنایا۔

وہ سوال جو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 257 کے تحت اس عدالت کو بھیجا گیا ہے (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) مندرجہ ذیل ہے:

"کیا معاملے کے حقائق اور حالات کی بنیاد پر، انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 40 کی شق (b) کے فائدے کے لیے مشخص الیہ کے دعوے کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا ہے؟"

زیر بحث تخمینہ کاری کا سال 1976-77 ہے۔ مشخص الیہ فرم کا معاملہ یہ تھا کہ میسرز شانتی کمار جین، اشوک کمار جین، راج کمار جین اور نرنجن متعلقہ ہندو غیر منقسم کنبہ کے منیجر کی حیثیت سے اس فرم میں شراکت دار تھے۔ ان کے پاس اپنی انفرادی صلاحیت میں مشخص الیہ فرم کو پیشگی رقم ہوتی ہے۔ مشخص الیہ والی فرم نے ان کی متعلقہ انفرادی صلاحیت میں کی گئی سرمایہ کاری پر انہیں سود ادا کیا۔ مشخص الیہ فرم کا مزید معاملہ یہ ہے کہ اس نے شراکت داروں کے دو الگ الگ لیجر اکاؤنٹس کو برقرار رکھا ہے، ایک فرد کے طور پر قرض قرض مشخص الیہ کے طور پر و دیگر ہندو غیر منقسم کنبہ کے منیجر کے طور پر۔ تشخیص کے مطابق رقم کے ذرائع بالکل الگ ہیں۔ مشخص الیہ فرم نے دعویٰ کیا کہ انہیں ادا کیا گیا سود "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی کا حساب لگاتے وقت شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح کے دعوے کے باوجود، انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 40(b) کا اطلاق کیا اور 29.1.1978 کے آرڈر کے ذریعے تخمینہ کاری مکمل کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اوپر بیان کردہ حالات میں شراکت داروں کو ادا کیا گیا سود "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت شامل کیا گیا تھا۔

اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو اپیل کرنے پر، تخمینہ کاری کی تصدیق ایک اپیلیٹ آرڈر مورخہ 27.8.1980 کے ذریعے کی گئی۔ پھر بھی نالاں، مشخص الیہ فرم نے انکم ٹیکس اپیلی ٹریبونل ٹریبونل میں مزید اپیل کو ترجیح دی۔ ٹریبونل نے ٹیکس کیس نمبر 83-84، سال 1971 میں میسرز مکھن لال ہرنارائن بنام کمشنر انکم ٹیکس، بہار کے معاملے میں پٹنہ عدالت عالیہ کے ایک غیر رپورٹ شدہ فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے، انکم ٹیکس افسر کے نقطہ نظر کی تصدیق کی اور اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے برقرار رکھا۔ ایکٹ کے دفعہ 40(b) کے اطلاق پر عدالت عالیہ ان کے درمیان خیالات کے اختلاف کے پیش نظر، اس معاملے کو اس عدالت کو بھیج دیا گیا ہے۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

اسی طرح کے حالات میں، میسرز برج موہن داس لکشمین داس بنام کمشنر انکم ٹیکس، امرتسر، جے ٹی (1997) 1 ایس سی 155 میں اس عدالت کو اسی طرح کے معاملے پر غور کرنے کا موقع ملا۔ جسٹس جیون ریڈی، ٹیکس قانون (ترمیم) ایکٹ، 1984 کی دفعہ 40 میں بعد میں کی گئی ترمیم، جس کے تحت وضاحت (2) کو دیگر باتوں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے، پر غور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا ہے:

"گجانند پونم چند بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1984) 174 آئی ٹی آر 346 میں، راجستھان عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ مذکورہ وضاحت محض اعلانیہ نوعیت کی ہے اور اس لیے، یہاں تک کہ یکم اپریل 1985 سے پہلے تخمینہ کاری کے لیے بھی، قانون کی حیثیت کو یکساں سمجھا جانا چاہیے۔ اس تجویز کی حمایت میں، عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر انحصار کیا کہ عام طور پر وضاحت کا مقصد اس بات کی وضاحت کرنا ہے جو پہلے ہی نافذ کی جا چکی ہے اور کچھ نیا متعارف کرانا نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے رائے دی کہ وضاحت پارلیمنٹ کی طرف سے کئی عدالت عالیہان کے درمیان مذکورہ شق کے معنی اور اثر کے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے داخل کی گئی تھی اور یہ وضاحت عدالت عالیہان کی اکثریت کے نقطہ نظر پر منظوری کی مہر لگاتی ہے۔ عدالت عالیہ نے دفعہ 2 کی شق (31) میں "شخص" کی تعریف کا بھی حوالہ دیا۔ اس نے نشاندہی کی کہ تعریف واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ایک فرد، ایک ہندو غیر منقسم کنبہ اور ایک فرم انکم ٹیکس ایکٹ کے مقصد کے لیے الگ الگ افراد/ادارے ہیں۔ لہذا عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ چونکہ ایک فرد اور ایک ہندو غیر منقسم کنبہ ایکٹ کے مقصد کے لیے دو الگ الگ ادارے ہیں، اس لیے دفعہ 40 کی شق (b) کا کوئی اطلاق نہیں ہے جہاں شراکت دار کو اس کے ذریعے فرم کے ساتھ کیے گئے جمع شدہ پر سود ادا کیا جاتا ہے جہاں ایسا شخص شراکت دار ہے جو اپنی انفرادی صلاحیت میں نہیں بلکہ ایک ہندو غیر منقسم کنبہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ سری جی سی شرما، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، اس فیصلے پر سختی سے انحصار کرتے ہیں اور ہماری قبولیت کے لیے اس کی تعریف کرتے ہیں۔ معروف وکیل بتاتے ہیں کہ ٹیکس قانون (ترمیم) ایکٹ، 1984 (جس میں وضاحت 2 شامل کی گئی تھی) وضع قانون سے پہلے ہی ملک کی عدالت عالیہان کی اکثریت نے یہی نظریہ اختیار کیا تھا حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ چند عدالت عالیہان نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا ہے۔ سری شرما کا کہنا ہے کہ کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے تو اس مسئلے کا جواب مشخص الیہ کے حق میں دیا جانا چاہیے۔

دفعہ 40 کی شق (b) کسی فرم اور اس کے شراکت دار کے درمیان تعلقات کی بنیادی نوعیت پر مبنی ہے اور اسے تسلیم کرتی ہے۔ انکم ٹیکس کمشنر بنام چدمبرم پلئی، (1977) 106 آئی ٹی آر 292 میں، اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"یہاں پہلی چیز جو ہمیں سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ایک فرم قانونی شخص نہیں ہے حالانکہ اس میں شخصیت کی کچھ خصوصیات ہیں۔ شراکت داری کسی شخص کے درمیان ایک خاص رشتہ ہے، جو کاروبار کے منافع کو بانٹنے کے معاہدے کی پیداوار ہے۔ 'فرم' ایک اجتماعی اسم ہے، جو کسی وجود کو

نامزد کرنے کے لیے ایک جامع اظہار ہے، نہ کہ کسی شخص کو۔ انکم ٹیکس قانون میں، ایک فرم خصوصی توضیحات کے ذریعہ تخمینہ کاری کی ایک اکائی ہے، لیکن وہ ایک مکمل شخص نہیں ہے جو اگلے مرحلے کی طرف لے جاتا ہے کہ چونکہ ملازمت کے معاہدے کے لیے دو الگ الگ افراد یعنی آجر اور ملازم کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے سخت قانون میں، کسی فرم اور اس کے شراکت داروں میں سے ایک کے درمیان خدمت کا معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ تاکہ کاروبار کے انعقاد میں حصہ لینے کے لیے شراکتدار کے محتنانہ کے کسی بھی معاہدے کو لائے گئے انسانی سرمائے کے انعام کے طور پر بنائے جانے والے منافع کا حصہ سمجھا جائے۔ شراکتداری ایکٹ کا دفعہ 13 شراکتداری کاروبار کی اس بنیاد پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

اس عدالت نے منظوری کے ساتھ شراکت داری کے قانون پر لنڈلے کے حوالہ فارم کا بھی حوالہ دیا: قانون کے لحاظ سے، شراکت دار اپنے شریک شراکت داروں کا مقروض یا قرض دہندہ ہو سکتا ہے، لیکن وہ نہ تو اس فرم کا مقروض یا قرض دہندہ ہو سکتا ہے جس کا وہ خود رکن ہے، اور نہ ہی اسے اس کی فرم کے ذریعے ملازمت دی جا سکتی ہے، کیونکہ کوئی شخص اپنا آجر نہیں ہو سکتا۔ شراکتداری ایکٹ کے باب III اور IV کی توضیحات میں فرائض کی واضح وضاحت اور وضاحت کی گئی ہے۔ فرم کے مقابلے میں شراکت داروں کے واجبات اور حقوق۔ سوال ابھی باقی ہے کہ ایک فرد کہاں ایک صلاحیت میں شراکت دار ہے، مثال کے طور پر، دوسرے شخص کے نمائندے کے طور پر، کیا اس کے پاس فرم کے مقابلے میں کوئی دوسری صلاحیت نہیں ہے۔ مزید واضح طور پر، کیا قانون کا مذکورہ بالا موقف کسی ایسے فرد کو، جو ہندو غیر منقسم کنبہ کی نمائندگی کرنے والا شراکت دار ہے، شراکت داری کے ساتھ اپنے ذاتی فنڈوں جمع کرنے زائد اس پر سود حاصل کرنے سے روکتا ہے؟ وضاحت 2 واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ مختلف صلاحیتوں کے نظریہ کی قانون سازی کی پہچان ہے جو کسی فرد کے پاس ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ دفعہ 40 کی شق (b) تک محدود ہے۔ ایک بار ایسا ہونے کے بعد، ہمیں یہ ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مختلف صلاحیتوں کا یہ نظریہ یکم اپریل 1985 سے پہلے کی مدت کے لیے درست یا دستیاب نہیں ہے۔ اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ یکم اپریل 1985 سے پہلے کی مدت کے لیے بھی، کسی شراکتدار کو ادا کیا گیا کوئی بھی سود، جو اپنے ہندو غیر منقسم کنبہ کی نمائندگی کرنے والا شراکتدار ہے، اپنے ذاتی / انفرادی فنڈوں کے جمع پر، دفعہ 40 کی شق (b) کی شرارت کے دائرے میں نہیں آتا ہے۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہم راجستھان عدالت عالیہ کے ذریعے گجاند پونم چند میں لیے

گئے اس نظریے سے اتفاق کرتے ہیں کہ دفعہ 40 کی شق (b) کے تناظر میں وضاحت 2 اعلانیہ نوعیت کی ہے۔ اس کے مطابق، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور دفعہ 256 کے تحت مثبت یعنی مشخص الیہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف مذکور سوال کا جواب دیتے ہیں۔"

اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے کے پیش نظر، ہم نہیں سمجھتے کہ اس سوال کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے۔ اس کے مطابق، سوال کا جواب مشخص الیہ کے حق میں اور محصول کے خلاف دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

مشخص الیہ کے حق میں حوالہ کا جواب دینا۔